ڈسپلن اور ہم

ہماری تاریخ میں ایک نمایاں خصوصیت ڈسپلن (Discipline) رہی ہے۔اردو میں اس کا ترجمہ نظم وضبط کیا جاتا ہے۔یہ کوئی غلط بھی نہیں ہے پھر بھی ڈسپلن کی معنویت کچھ الگ ہی ہے۔دنیا کی ہر صنف (Kingdom)، جمادات، نباتات، حیوانات سب میں ڈسپلن کا جلوہ نظر آتا ہے اور ہر صنف میں نیارا۔انسان کو چھوڑ کر ہر صنف میں ڈسپلن کسی نہ کسی حد تک سمٹی ہوئی ہوتی ہے اور فطری ’جبر‘ کے تحت۔صرف ایک نوع، بنی آدم (Homo Sapine) میں ڈسپلن کو کھلی آزاد فضا میسر ہوتی ہے۔انسانی حیات کے پورے سفر میں قدم قدم پر ڈسپلن کام کرتی ہے۔یہاں بھی جسمانی یا مادی زندگی سے آگے بڑھ کر روحانی (’انسانی‘ یا انسانی اقدار والی) زندگی میں ڈسپلن کی معنویت پورے طور سے نکھری، جوان اور رعنا ہوتی ہے۔اسی ڈسپلن کو مذہبی اصطلاح میں تقویٰ کہہ سکتے ہیں۔رسول اکرمؐ کے زیر قیادت مسلمانوں کو مختلف میدانوں میں جو بھی ’قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ‘ والی کامیابی اور کامرانی نصیب ہوئی وہ اسی تقویٰ والی ڈسپلن کا نتیجہ تھی۔(یہاں بعد رسولؐ جہانبانی کے عزائم کو ملنے والی ’ظاہری اور وقتی‘ کامیابی‘ کی بات نہیں۔)

یہی ڈسپلن سماجی برتاؤ میں آکر کلچر، تمیز، آداب واخلاق کی شکل لے لیتی ہے۔دانشوری کی حدوں میں جا کر ڈسپلن علم وتحقیق کا ملجا و ماوی بنتی ہے اور علم، سائنس اور تکنیک، ہنر کی ترقی کا سبب بنتی ہے۔(علوم کی شاخوں کو Discipline کہے جانے کے پیچھے غالباً ڈسپلن اور علوم کے بیچ رشتے کی گہرائی، مضبوطی اور اہمیت ہی پیش نظر ہوگی۔)

ہماری تاریخ جب بن رہی تھی، ابھر رہی تھی، اس وقت سے ہی ڈسپلن سے ہمارا مقدس رشتہ اٹوٹ رہا۔لیکن نہ جانے کب سے اور کیسے یہ ناطہ چھوٹنے ٹوٹنے لگا کہ آج کا نقشہ تو کچھ اور ہی کہنے لگا۔اگر مجلسوں میں کسی حد تک ڈسپلن نہ ہو، تو شائد کسی کو یہ باور کرانا مشکل ہوگا کہ ڈسپلن سے ہمارا تاریخی پیدائشی رشتہ ہے۔(خود شیعیت بڑی حد تک ڈسپلن کے ہم معنی ہے۔) کیا ہوگیا ہے، کیا قیامت ہے، آج مقدس مقامات میں بھی ہم ڈسپلن کا کھلے عام قتل عام کرتے نظر آتے ہیں اور پھر عصری میڈیا (تیسری آنکھ) کے بھی سامنے۔

آج بھی اپنی گاڑھی کمائی کا زیادہ حصہ ’یاد حسینؑ‘ کی نذر کرنے والی ’مظلومیت پسند‘ ملت کہیں کربلا کے مظلوم اور ان کے (ڈسپلن والے) بے مثال ساتھیوں کو بھلائے تو نہیں جارہی ہے؟! کربلا میں ڈسپلن کا جو فطری مظاہرہ ہوا وہ ہماری تاریخ ہی نہیں، پوری تاریخ آدم وعالم کا سب سے بڑا، عظیم، نمایاں اور عدیم المثال مظاہرہ تھا۔جہاں فوج مخالف کی ’ڈسپلن توڑ‘ یلغار نہ صرف اصول اسلام اور انسانی، اخلاقی اقدار کو تہہ تیغ اور پامال کرتی بلکہ عرب کی قومی غیرت وحمیت تک کا گلا گھوٹتی ملی، وہیں مقابل میں امامؑ اور ان کے انصارؑ نے جنگ اور جنگ سے الگ قدم قدم پر ڈسپلن کی اعلا مثال قائم کی۔وہاں جواباً بھی ذرہ بھر ڈسپلن توڑنے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔کربلا (مظلوم والی) کا عنوان ڈسپلن ہے۔

کیا آج ہم ڈسپلن سے اپنے پرانے رشتے کو جلا نہیں سکتے، جلا دے نہیں سکتے؟ (ڈسپلن توڑ کے کیا ہم کوئی پائیدار سیاسی کامیابی بھی پا سکتے ہیں؟)

(م۔ر۔عابد)